بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ پنجشنبہ، ۵ فتح ۱۳۴۷ہش ۵ دسمبر ۶۸ء	نمبر ۲۷۴

119

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۳ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• ربوہ ۳ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ پیٹ درد کی تکلیف تو اب بفضلہ تعالیٰ نہیں ہے لیکن ضعف اب بھی ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

• اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے چوہدری عبدالماجد صاحب کو مورخہ ۲۲/۱۱/۶۸ کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کی پوتی اور مکرم چوہدری سردار خان صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر (دیہنٹرز) لنگہ داڑہ ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "طیبہ" رکھا ہے۔ بزرگانِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت اور عمر دے اور خادمہ دین بنائے آمین

جلسہ سالانہ کے موقع پر عارضی دکانات

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں حسب ذیل کوائف اور پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق کے ساتھ منتظم بازار جلسہ سالانہ کے نام ۱۵ دسمبر تک بھجوا دیں۔

(۱) نام مالک دکان (۲) دکان پر بیٹھنے والے کا نام (۳) دکان کس چیز کی ہوگی (۴) نرخنامہ اشیاء

(منتظم بازار جلسہ سالانہ ربوہ)

فدیہ رمضان اور خدمت درویشان

جو دوست شرعی عذر کی بناء پر روزے نہ رکھ سکیں ان پر فدیہ فرض ہے جو ان کے ایک ماہ کے معروف کھانے کے اخراجات کے برابر مقرر ہے۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ فدیہ کی رقوم نظارت خدمتِ درویشاں میں بھجوا دیں تاکہ قادیان کے درویشوں کے ایسے عزیزوں کی ضروریات پوری کی جاسکیں جو پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں ایسے دوست جو روزہ رکھتے ہوں وہ بھی اگر فدیہ صدقہ کی صورت میں دیں تو یہ ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی شمار ہوتی ہے۔

(ناظر خدمت درویشاں)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اصل میں ربّ العزّۃ کے حضور ایک دُعا ہے

اس دعا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت و خوشی کا سامان مل سکتا ہے

"نماز کیا چیز ہے، نماز اصل میں ربّ العزّۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی۔ اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے۔ اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذّت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تاکہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہے۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کرکے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ:

اے اللہ تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آجاؤں گا۔ اس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا۔ لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے تُو ایسا شعلۂ نُور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ میں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں۔

جب اس قسم کی دُعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ ۳۲۱ و ۳۲۲)

درخواست دعا: میرے والد چوہدری عبد[illegible] خان صاحب [illegible]

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۴ فتح ۱۳۴۷ہش

تخریب

ذیل میں ہم "صدق جدید" لکھنؤ سے دو اقتباس "سچی باتیں" سے نقل کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ ہمارا ملک بھی کس طرف جا رہا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

تعلیم کی برکتیں "راولپنڈی میں طلباء کے ہنگامہ کا تیسرا دن۔ فائرنگ سے دو ہلاک"

"بنارس ہندو یونیورسٹی میں وائس چانسلر کے بنگلے اور پراکٹر آفس پر پولیس کا پہرہ"

"لکھنؤ یونیورسٹی کے احاطہ میں داخل ہونے پر پابندی"

"گورکھپور یونیورسٹی میں ہڑتال"

"امرتسر میں طلباء کے شدید ہنگامے شروع"

"الہ آباد یونیورسٹی کے احاطہ میں پولیس داخل"

خیر راولپنڈی اور امرتسر اپنے بے شمار جھگڑوں، لڑائیوں کے باوجود کسی ایک معاملہ میں تو ہم رنگ ہم آہنگ نکلے۔ اور یہ ساری سرخیاں ایک ہی تاریخ کے ایک ہی اخبار سے نہیں۔ کئی تاریخوں کی اور مختلف اخبارات سے تھیں۔

جو تعلیم کے نصاب میں اور نظام میں نمبر اول اسی توڑ پھوڑ کا۔ دنگے فساد کا، مار کٹائی کا، ماڑ دھاڑ کا ہو۔ اس کے فیض اور برکتوں کا کیا کہنا۔ امریکہ ہو یا جاپان۔ جرمنی ہو یا ہندوستان مصر ہو یا پاکستان ہر جگہ سکہ اسی تعلیم کا چل رہا ہے۔ اور گرم بازاری اسی ہنگامہ پروری کی ہے۔

تخریب کا راج { ۱۱ر نومبر کے ہندوستانی روزناموں کی بعض سرخیاں:۔

"بھٹو کی بے پناہ مقبولیت پاکستان میں"

"لاہور میں استقبالیوں کا ہجوم عظیم"

"بھٹو پسندوں کا غلبہ بھٹو بیزاروں پر"

پاکستان کی اندرونی سیاست میں گئے اور اس پر کوئی رائے زنی کئے بغیر آنکھ بند کر کے بھی یہی سرخیاں آسانی سے قائم کی جا سکتی تھیں۔ سوال شخصیتوں کی مقبولیت و نامقبولیت کا بالکل نہیں۔ سوال صرف ذہنیتوں کا ہے۔ ایک ذہنیت اثبات کی، تعمیر کی، دوسری ذہنیت نفی کی، تخریب کی۔ دور اثبات و تعمیر کا نہیں نفی و تخریب ہی کا ہے۔ ہر کشمکش و ہر آویزش کے لئے پیشگوئی آنکھ بند کر کے کی جا سکتی ہے کہ فتح مثبت و تعمیری ذہن کو نہیں۔ صرف منفی و تخریبی ذہن کو ہوگی۔ زمانہ ہوش و دانش کا نہیں صرف جوش اور جذبات کا ہے۔ امریکہ ہو یا ہندوستان کوئی سا بھی ملک ہو۔ ایک طرف سنجیدہ ترین مدبروں ہوشمندوں کو رکھیئے۔ اور دوسری طرف عوامی جوشیلے خطیبوں اور مقرروں کو نعرے (خصوصاً طلباء کے نعرے) "زندہ باد" کے توڑ پھوڑ کرنے والوں، بلوے، فساد اور بغاوت کرنے والوں کے حق میں لگیں گے نہ کہ کسی حق پسند وادھاکرشنن کے۔ کسی .... مآل اندیش راج گوپال اچاریہ کے حق میں اور نہ کسی معتدل و متوازن جے پرکاش نرائن کے حق میں۔ سائنس اپنی ترقی کے جلو میں صرف نفس کی ترقی لایا ہے اور نفس اپنی ترقی میں اپنے کو بڑھانا اور ہر دوسرے نفس سے بھڑنا۔ لڑنا اور ٹکر لینا اور ہر غیر کے حق میں مردہ باد کے نعرے لگانا ہی جانتا ہے۔"

(صدق جدید ۲۲ر نومبر ۱۹۶۸ء)

ان اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے ملک میں جو ایجی ٹیشن ہو رہی ہے۔ ایک ہمسایہ ملک جو پاکستان کی ہر برائی کو اچھالنے کے درپے ہے کس طرح اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ زیادہ افسوس اس وجہ سے بھی ہے کہ بعض لوگ ڈھنڈورہ پیٹتے ہوئے نہیں تھکتے کہ پاکستان اسلام کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔ اس لئے یہاں اسلامی حکومت قائم ہونی چاہیئے۔ لیکن ہو کیا رہا ہے کہ غیر اسلامی ممالک میں جو ترقی یافتہ ملک کہلاتے ہیں جو بدعنوانیاں ہو رہی ہیں۔ یہاں بھی آنکھیں بند کر کے ان ملکوں کی تقلید ہو رہی ہے۔۔ اگر امریکہ میں یا ہندوستان میں ایسا ہوتا ہے تو بُرا ہو رہا ہے۔ نہ کہ اچھا اسلام میں آزادی کے معنی ہرگز۔ یہ نہیں ہیں۔ کہ فتنہ و فساد کر کے ملک کے لئے مصیبتیں کھڑی کی جائیں۔

ہمیں سیاست سے کوئی واسطہ نہیں کونسے لوگ اقتدار پر فائز ہوں ہمیں اس سے بھی کوئی غرض نہیں۔ ہم صرف اخلاقی اور اسلامی اخلاق کے نقطہ نظر سے کہنا چاہتے ہیں کہ ہر لحاظ سے ایسا فتنہ و فساد کسی ملک اور ملک کے رہنے والوں کے لئے خیر و برکت کا باعث نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ اس طرح برسر اقتدار لوگوں کو زچ کر کے اپنا اُلّو سیدھا کر رہے ہیں وہ سخت غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ اور وہ نہ صرف ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی گنہ گار ہیں۔

صدر ایوب نے گزشتہ ماہانہ تقریر میں یہ ٹھیک ہے کہ ایسی بدعنوانیاں ترقی یافتہ ملکوں کو تو شائد زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتیں مگر ہمارے جیسے ترقی پذیر ملک کو جو ہر بات میں مغربی ممالک سے سینکڑوں سال پیچھے ہے سخت نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ اور پہنچاتی ہیں۔

افسوس ہے کہ یہ مرض خاص کر اسلامی ملکوں کو بُری طرح چمٹا ہوا۔ شائد ہی کوئی اسلامی ملک ہوگا جو اندرونی اور بیرونی طور سے محفوظ کہا جا سکتا ہو۔ حالانکہ اسلامی ملکوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق دنیا میں امن و امان کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ اور اجتماعی اخلاق میں بھی میاد بننا چاہیئے۔ کیونکہ شائد قرآن کریم ہی وہ واحد دینی صحیفہ ہے جس نے صاف صاف لفظوں میں فتنہ و فساد کی مذمت کی ہے۔ اور

اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ

اور

اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ

کہہ کر مسلمانوں کو دنیا میں امن قائم رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دُور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

— اخبار الفضل —

خود خرید کر پڑھے۔

۱۲۵

رمضان المبارک کی عظیم الشان برکات

حقیقی روزہ داروں کے لئے نوید مسرّت

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے ربوہ)

اسلام کی مقرر کردہ عبادات میں سے روزہ ایک بہت عظیم الشان اور بابرکت عبادت ہے۔ رمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی عالم روحانیت میں ایک بہار اور رونق آجاتی ہے۔ مومنوں کے دل میں خدا تعالےٰ کے عرفان اور محبت کے نئے چشمے پھوٹنے لگتے ہیں اور ہر دل میں عبادتِ الٰہی کا ایک غیر معمولی جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ سارا انقلاب درحقیقت دلوں سے تعلق رکھتا ہے لیکن اس کا کسی قدر اندازہ ظاہر سے بھی ہو سکتا ہے جس طرح موسم بہار کی آمد کے ساتھ درختوں اور پودوں کے لئے ایک نئی زندگی عود کر آتی ہے اسی طرح رمضان کے بابرکت مہینے میں دلوں کے زنگ دھل کر ایک عجیب نکھار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر موسم بہار میں ظاہری طور پر نئے پتے، پھل اور پھول پیدا ہوتے ہیں تو روحانیت کے اس موسمِ بہار میں انسان کو ان نیکیوں کے بجالانے کی توفیق ملتی ہے جن سے قبل ازیں وہ محروم تھا اور اس طرح پر اس کے نخلِ ایمان کو نئے پھل اور پھول نصیب ہوتے ہیں جن کی مہک اور لذّت سے اس کی روح معطّر ہو جاتی ہے اور خدائی افضال و انعامات کو دیکھ کر، تشکّر و امتنان کے جذبات کے ساتھ آستانہ الوہیت پر سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔

رمضان المبارک کا مہینہ عظیم الشان برکات کو لے کر آتا ہے۔ رمضان کی آمد کیا ہے گویا خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ اے میرے بندو! آؤ اور آکر میری مغفرت اور ستاری کے عافیت بخش سایوں میں جگہ حاصل کر لو۔ ظاہر ہے کہ گناہوں کی بخشش کا یہ اعلان، عام حقیقی روزہ داروں کے لئے نوید مسرّت کا حکم رکھتا ہے۔ گناہوں کے بوجھ تلے دبے ہوئے انسانوں کے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا پیغام کیا ہو سکتا ہے کہ اٹھو اور خوش ہو جاؤ آج تمہارے گناہوں کی معافی کے دن آگئے ہیں اور تمہارے خالق و مالک، خدائے ذو العرش نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ میں اپنے بندوں کے گناہوں کو بخش کر ان کو اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کر لوں گا۔

دعاؤں کی قبولیت اور گناہوں کی مغفرت کا رمضان المبارک کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ دعاؤں کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىْ
عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ
اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا
لِىْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِىْ
لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

کہ اے ہمارے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) جب میرے بندے تجھ سے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کہاں ہے تو تُو ان کو جواب دے کہ میں بالکل قریب ہوں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں پکارنے والے کی پکار کو سُنتا اور اس کا جواب دیتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پا جائیں۔

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ اور فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ روزوں کے بیان کے معًا بعد اس آیت کا نازل ہونا واضح طور پر بتاتا ہے کہ رمضان المبارک میں دعائیں خاص طور پر بڑی کثرت سے قبول ہوتی ہیں۔

اسی طرح پر گناہوں کی مغفرت کا بھی ایک شاندار موقع رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں مہیا ہوتا ہے۔ حدیثِ نبوی میں وارد ہے

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ
اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ
مِنْ ذَنْبِهٖ۔

(متفق علیہ)

کہ جو شخص پورے ایمان اور محاسبہ کے ڈر پر یقینِ کامل رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھتا اور دیگر عبادات بجالاتا ہے اس کے گزشتہ سب کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ گناہوں کی معافی کا تصوّر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان میں خدائی اوامر پر عمل پیرا ہونے اور نواہی کے بچنے کا پورا عزم پیدا ہوتا ہے۔ اسی کا نام تقوےٰ ہے اور یہی روزوں کا اصل مقصود ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے روزوں کے بیان میں فرمایا ہے کہ

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ۔

یعنی اے مسلمانو! تم پر بھی تم سے پہلے لوگوں کی طرح روزے فرض کئے گئے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ تم کو تقوی کی زندگی نصیب ہو۔

پس روزوں کا ایک عظیم الشان فائدہ تقوےٰ کا حصول ہے جو ہر ایک نیکی کی کلید ہے۔ مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

رمضان المبارک کی برکات اور پاک تاثرات کے ضمن میں رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ
فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ
وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ
وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ

(متفق علیہ)

کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک میں خدا کی طرف سے دنیا میں نیک تحریکات چلائی جاتی ہیں اور برائی کی تحریکات کو روک دیا جاتا ہے۔ گویا برائی کے محرک افراد پر خدا کی طرف سے گرفت ہوتی ہے۔ اس حدیث میں دراصل اس نیک اور پاک اجتماعی ماحول کی طرف اشارہ ہے جو رمضان المبارک کے مہینہ میں پیدا ہوتا ہے۔ ہر طرف نیکی کا ذکر اور بھلائی کا چرچا ہوتا ہے۔ ہر جگہ خدا اور اسکے پاک رسولؐ کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اس ماحول میں سب انسانوں کو حسبِ استطاعت نیکیاں بجالانے کی تحریک ہوتی ہے اور برائیوں کو ترک کرنیکی توفیق عطا ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں پہلو بھی رمضان المبارک کی عظیم الشان برکات کا ایک حصّہ ہیں۔

روزہ انسان کو خدا تعالےٰ کا محبوب اور پیارا بندہ بنا دیتا ہے۔ روزہ ایک عجیب عاشقانہ رنگ کی عبادت ہے جس میں ایک بندہ اپنی کوتاہیوں کمزوریوں اور خرابیوں کے باوجود اس عزم کا اظہار کرتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کی صفات کا عکس اپنے وجود میں ظاہر کرے گا۔ چنانچہ وہ اپنے ربّ کریم کے رنگ میں رنگین ہونے کی خاطر عارضی اور وقتی طور پر کھانے پینے اور جائز تعلقات سے بھی قطع تعلق کرتا ہے۔ باوجود ہر چیز میسّر ہونے کے محض خدا کی رضا کی خاطر ان سب اشیاء سے دستکش ہو جاتا ہے۔ ایک مشتِ خاک کی طرف سے اس عزم صمیم کا مخلصانہ اظہار خدائے قدوس کے دربار میں اس قدر شرفِ قبولیت پاتا ہے کہ وہ محبوبِ الٰہی بن جاتا ہے حتیٰ کہ یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ:۔

لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ
اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ
رِيْحِ الْمِسْكِ۔

(متفق علیہ)

روزہ دار کے منہ کی ظاہری بدبو، جس سے دُنیا کے لوگ نفرت کرتے ہیں خدا کو کستوری سے زیادہ پسندیدہ ہو جاتی ہے۔ یہ ایک مثال ہے اس خدائی محبت کے اظہار کے لئے جو ایک مومن کو روزہ کے ذریعہ نصیب ہوتی ہے۔ اللہ! اللہ! روزہ کی کیا ہی عجیب شان ہے جو ایک مشتِ خاک کو خدائے رحمٰن کا پیارا اور محبوب بنا دیتی ہے!

روزوں کی عظیم الشان برکات کے ضمن میں ایک حدیثِ قدسی میں یوں آیا ہے کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے:-

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔

کہ روزہ خالص میری رضا کے حصول کی خاطر رکھا جاتا ہے اور مَیں خود اس نیک کام کی جزا دیتا ہوں۔ ہر کام کی جزا خدا تعالےٰ ہی دیتا ہے لیکن اس خصوصی ذکر سے یہ بتانا مقصود ہے کہ خدا تعالیٰ بلا واسطہ یہ جزا دیتا ہے۔ بلا واسطہ جزا سے مراد اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی ہے جو ایک مومن بندے کے لئے سب سے قیمتی دولت اور اس کی زندگی کا مقصود ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔

کہ جنت کی نعماء میں سے سب سے بڑی اور اعلےٰ نعمت رضوانِ یار کا تحفہ ہے۔ پس روزہ انسان کو خدا کی رضا اور خوشنودی کا مستحق بنا دیتا ہے۔

اسی حدیثِ قدسی کو یوں بھی پڑھا گیا ہے کہ

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِہٖ۔

کہ حقیقی روزہ تو خدا تعالےٰ کا ہے جو اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے کھانے پینے اور دیگر حاجات سے ازلی ابدی طور پر بے نیاز ہے لیکن جو بندہ ان خدائی صفات کو اپناتے ہوئے عارضی طور پر یہ رنگ پیدا کرتا ہے اس کو خدا تعالےٰ یہ حیات بخش پیغام دیتا ہے کہ مَیں اس مومن کو اس کی نیکی کی جزا ہو جاتا ہوں یعنی وہ مجھ کو پا لیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس کو خدا مل جائے اسے پھر کسی اور چیز کی حاجت نہیں رہتی۔

ایک حکایت مشہور ہے کہ ایک بادشاہ نے کسی جگہ ایک نمائش کا اہتمام کیا جس میں ہر قسم کی قیمتی اشیاء کو بڑے قرینے سے ترتیب دیا گیا تھا۔ بادشاہ نے اعلان کیا کہ نمائش دیکھنے والوں میں سے جو شخص یہاں کی کسی چیز کو ہاتھ لگائے گا وہ چیز اس کی ملکیت ہو جائیگی بادشاہ کا یہ اعلان سُنتے ہی ہر شخص اپنی پسند کی چیز کو ہاتھ لگانے لگا ایک غریب، سادہ لیکن بہت ہی زیرک انسان اُٹھا اور جا کر اس نے بادشاہ کو ہاتھ لگا دیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا؟ اس نے جواب دیا کہ تم نے ان چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو ہاتھ لگایا ہے جن کو بادشاہ نے یہاں جمع کیا ہے لیکن مَیں نے بادشاہ کو ہاتھ لگا دیا ہے جو ان سب اشیاء کو جمع کرنے والا ہے۔ پس مَیں نے یہ بات خوب سوچ سمجھ کر کی ہے۔ جب بادشاہ میرا ہو گیا ہے تو پھر مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں۔

یہی مثال ایک حقیقی روزہ دار کی ہے کہ اس کو بھی روزہ کا اجر خدا تعالےٰ مختلف انعامات کی شکل میں بھی دیتا ہے لیکن اصل اور سب سے بڑا انعام یہ ہوتا ہے کہ خود خدا اس روزہ دار کو مل جاتا ہے۔ دنیا کا بادشاہ ہر چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہر خواہش کو پورا کر سکتا ہے لیکن خدائے بزرگ و برتر جو قادرِ مطلق ہونے کے ساتھ ساتھ رؤوف و رحیم بھی ہے اس قسم کی ہر کمزوری سے پاک ہے۔ وہ زمین و آسمان کا خالق و مالک اور اپنے بندوں پر انتہائی شفقت کرنے والا ہے۔ پس جس روزہ دار کو خدا مل جائے اس کو کسی اور جزا کی نہ حاجت رہتی ہے نہ خواہش وہ تو خدا کی گود میں جا کر فلاحِ دارین حاصل کر لیتا ہے!

الغرض! روزہ ایک بہت ہی بابرکت عبادت ہے اور رمضان المبارک کا مہینہ جس میں روزہ اور دیگر عبادات یکجا جمع ہو جاتی ہیں عظیم الشان برکات اور فضائل کا حامل ہے۔ یہ بابرکت مہینہ عرفانِ الٰہی کا ذریعہ اور حصولِ قربِ الٰہی کا وسیلہ ہے۔ اس مقدس مہینہ کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص الخاص برکات کو مخصوص کر دیا ہے۔ پس ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ کوشش بھی کرے اور دعا بھی کرے کہ خدا تعالےٰ ہمیں اس بابرکت مہینہ کی برکات حاصل کرنے کی توفیق بخشے اور ان سب برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے جو اس نے حقیقی روزہ داروں کے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

جلسہ سالانہ پر روٹی پکانے کے لئے خواتین اپنے نام پیش کریں

(حضرت سیّدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

گزشتہ سال نان بائیوں کی کمی کے باعث روٹی کے انتظام میں دِقت پیش آگئی تھی اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ باہر سے آنے والی خواتین جلسہ سالانہ کے موقع پر روٹی پکانے کے لئے اپنے نام پیش کریں۔ ہر لجنہ کی عہدہ داران اپنی لجنہ میں یہ تحریک پیش کریں اور فہرستیں مع مکمل پتہ کے بھجوائیں۔ یہ وضاحت کر دیں کہ وہ تنور پر پکا سکیں گی یا توے پر نیز یہ بھی کہ ان کا قیام کہاں ہوگا۔

ایسی فہرستیں آٹھ دس روز کے اندر آجانی چاہئیں۔

نمایاں کامیابی

میرے چھوٹے بیٹے عزیزم مبشر احمد نے امسال اعزاز کے ساتھ ایم۔ایس سی فزکس کا امتحان پاس کیا ہے وہ حیدر آباد یونیورسٹی میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اوّل آیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی اس کے لئے اور جماعت کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید ترقیات عطا فرمائے۔

(محمد صادق چوہدری ریٹائرڈ ایس۔ڈی۔او۔ کرشن نگر۔ لاہور)

حضرت شیخ محمد دین صاحبؓ کی یاد میں

آہ! وہ مردِ جری عالی مقام
خوش خصال و خوش نہاد و خوش کلام
نیک طینت۔ نیک سیرت۔ نیک نام
پاک باطن۔ پاک بازو پاک دام
بے ریا و بے نمائش۔ بے نفس
باحیا۔ باتمکنت۔ با احترام
غیرتِ دینِ متیں کا اِک ستون
گلشنِ ملّت کا آبِ خوش خرام
سینۂ اغیار پر کوہِ گراں
حلقۂ احباب میں شیریں کلام
اِک نثارِ اُمّتِ خیر الرّسل
اک فدائے حضرتِ خیر الانام
مصلح موعود کا اِک دستِ راست
مہدیٔ موعود کا ادنیٰ غلام
ثبت ہے اوراقِ دل پر اسکی یاد
تا ابد زندہ رہے گا اس کا نام

(عبد السلام اختر)

رمضان المبارک فیوضِ رحمت کے حصول کا ذریعہ

(ملک عبد الحفیظ صاحب آف بہاولپور)

رمضان کے معنی جلنے اور شدت گرمی کے ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے جو دنیا پر بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوئی ہیں ان میں سے ایک رمضان کا بابرکت مہینہ بھی ہے۔ رمضان کے معنی جھلسنے اور دو گرمیوں کے بھی ہیں ایک محبت الٰہی کی گرمی اور دوسری نوع انسان کی ہمدردی کی گرمی۔ جب گرمی انتہا کو پہنچے۔ تو اللہ تعالےٰ بارشیں برساتا ہے ایک بھوک پیاس کی وجہ سے گرمی اور دوسری محبت الٰہی کی گرمی۔ جب یہ دونوں گرمیاں ملجاتی ہیں تو اللہ تعالےٰ اپنے نور کی بارش برساتا ہے۔ یہ مہینہ عظیم برکات کا حامل ہے جس میں بنی نوع انسان کے لئے ایک مکمل ضابطۂ حیات نازل ہوا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيٓ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔

(سورہ بقرہ آیت ۱۸۵)

یعنی یہ ایسا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا۔ جو لوگوں کے لئے کامل ہدایت اور حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب ہے۔

اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحمتیں اور فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اس برکتوں والے مہینے میں خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں جھکنے اور قرب الٰہی حاصل کرنے والوں کے لئے آسمان سے فیوضِ رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور انسان گیارہ ماہ میں جتنے گناہ اور غلطیاں کرتا ہے۔ یہ رمضان کا مہینہ اس کے لئے مغفرت اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس بابرکت مہینہ میں اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں ہوتی ہے۔ اور پکارتی ہے کہ کوئی ہے جو اپنی جھولی خدا کی رحمت سے بھر لے؟ روزہ تزکیہ نفس کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں ایک مسلمان اپنے پیارے خدا کے حکم کے مطابق بھوک کو برداشت کرتا ہے۔ جب اس کا پیارا خدا اسے کہتا ہے۔ تو کھا تو وہ کھاتا ہے۔ جب کہتا ہے کہ اب بھوکے رہو تو بھوکا رہنا پسند کرتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔ اس کی جزا کے طور پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ اَلصِّيَامُ لِيْ۔ کہ روزہ میرے لئے ہے۔ پھر فرماتا ہے اَنَا اُجْزٰى بِهٖ۔ اس کا بدلہ میں ہی دوں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ماہ رمضان کے شروع ہونے سے ایک دن قبل ایک مختصر مدلل خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں آپ نے روزہ رکھنے کی برکات اور اسکے اجرِ عظیم سے استفادہ کرنے اور خدا کی رحمتوں سے جھولیاں بھرنے کی طرف متوجہ کیا۔ حضرت سلمان فارسیؓ روایت کرتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ماہِ شعبان کے آخری دن ایک خطبہ دیا۔ جس میں فرمایا کہ اے لوگو کل سے تم پر ایک ایسے مہینہ کی ابتدا ہو رہی ہے کہ جو بڑی عظمت اور شان والا ہے۔ یہ نہایت بابرکت مہینہ تمہارے لئے سایۂ رحمت بن کر آ گیا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات بھی ہے۔ جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس مہینے کے روزے فرض قرار دئے ہیں۔ اور اس کی راتوں میں قیام تہجد (تراویح) وغیرہ عبادات کو نفلی ٹھہرایا ہے۔ اس میں خدا تعالےٰ کا قرب پانے کی خاطر کی گئی کسی بھی نفلی نیکی کا ثواب دوسرے مہینوں کے عام ایام میں فرض کی بجا آوری کے برابر ملتا ہے۔ اور اس ماہ میں ایک ایک فرض کی ادائیگی کا اجر دوسرے مہینوں کے عام ایام کی نسبت ستر ستر فرائض کی بجا آوری جتنا ملتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں کہ یہ صبر و استقامت کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے یہ مواسات اور باہمی ہمدردی کا مہینہ ہے۔ اس میں جو شخص روزے دار کو محض رضائے الٰہی کے لئے روزہ افطار کرواتا ہے۔ اس کی یہ نیکی اس کے گناہوں کا موجب اور آگ سے اس کے لئے نجات کا ذریعہ بنتی ہے اس روزہ دار کے ثواب کی مانند اسے بھی ثواب ملے گا درانحالیکہ خود اس روزہ دار کے اپنے اجر میں کوئی بھی کمی واقع نہ ہوگی۔ اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس مہینہ میں مومن کے رزق کو دعاؤں کی قبولیت اور فضل و رحمت کے نتیجہ میں بڑھایا جاتا ہے۔

(البیہقی بحوالہ ریاض الصالحین)

حضور غریبوں کی تسلی و تشفی کے لئے فرماتے ہیں کہ اس ماہ اللہ تعالےٰ کی رحمت اتنی عام ہوتی ہے کہ غریب آسانی سے اللہ تعالےٰ کی رحمت کو حاصل کر سکتے ہیں خواہ وہ ایک گھونٹ پانی یا دودھ سے بھی کسی کا روزہ افطار کرا دیں۔ تو اللہ تعالےٰ کی نیت و اخلاص کے مطابق بدلہ دے گا۔

رسول خدا اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ہمارے لئے ایک اور آسانی پیدا کر دی فرمایا یہ ایسا مبارک مہینہ ہے کہ اس کے ابتدائی دس ایام گویا سراسر رحمت ہیں جتنی چاہو اللہ کی رحمت میں سے جھولیاں بھر لو اور دوسرا حصہ مغفرت اور بخشش حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور تیسرا دوزخ سے نجات پانے کا موجب ہے۔

اس مختصر اور جامع خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے فرمایا کہ اے مسلمانو! تمہارے لئے رحمت آتی ہے تم اسے غفلت میں ضائع کر دیتا بلکہ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا کون ایسا بدنصیب شخص ہے۔ جو اس ماہ کو پائے۔ لیکن غفلت میں گذار دے۔ حالانکہ ہمارے پیارے آقا پہلے سے بھی زیادہ کمر ہمت کس لیا کرتے تھے۔ اس برکت والے مہینے کو پھر ہم پانے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ ہمیں حضورؐ کے ارشاد کے مطابق اس ماہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس میں فرائض و نوافل کی بجا آوری کے ذریعہ غیر معمولی ثواب حاصل کرنا چاہیئے کیونکہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں نہ معلوم پھر یہ ماہ نصیب بھی ہوگا یا نہیں۔ اس لئے ہمیں اس وقت کو غنیمت جاننا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ کے حکم کے مطابق اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں کثرت کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت۔ نفلی عبادات صدقہ و خیرات اور پُرسوز دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور پورے انہماک کے ساتھ اور شوق کے ساتھ ہر قسم کی عبادت بجا لانی چاہئیں۔ یہ ماہ بہت ہی برکت والا ماہ ہے۔ کسی کو بھی سوائے شرعی مجبوری کے روزہ نہیں چھوڑنا چاہیئے کیونکہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ جو شخص بغیر کسی مجبوری کے رمضان کے ایام میں روزہ چھوڑتا ہے۔ بعد میں ساری عمر بھی اسکے بدلہ کے طور پر بھی روزے رکھے۔ تب بھی روزہ کی قضا نہ ہو سکے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ:

"میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ رمضان سے پورے طور پر فائدہ اٹھائیں کیونکہ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے برکات کے نازل ہونے کے خاص دن ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک سخی اپنے خزانہ کے دروازے کھول کر اعلان کر دے کہ جو آئے لے جائے برکتوں اور رحمتوں کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھول دیتا ہے اور کہتا ہے۔ آؤ اکر لے جاؤ۔" (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۲۶ء)

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں کہ:

"رمضان المبارک سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو اس میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں اسلام کی ترقی اور اس کی اشاعت کے لئے خوب دعائیں کرو۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے انسانی فطرت میں ہے۔ کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں خدا تعالےٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے۔ دوسری روٹی حاصل کرے۔ جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔

الفضل میں
اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

وصایا

حسب ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۳۷۶

میں مرزا ظفر احمد ولد مرزا محمد حسین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۳-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۹۸ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا ظفر احمد ولد مرزا محمد حسین صاحب چھٹی مسیح بیت الحفیظ دار الصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ عطاء اللہ ایم اے لیکچرر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد:۔ محمد رفیق ملک صدر دار الصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۳۷۷

میں زبیدہ رشید بنت محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ بالیاں طلائی مالیتی -/۷۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستہ:۔ زبیدہ رشید ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد محمد احمد خان دار السلام ربوہ

گواہ شد:۔ محمد اسلم ایاز محلہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۳۷۸

میں نصرت بی بی زوجہ بشیر احمد صاحب خادم قوم لدادل ہیبر پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۶-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۔ ۔ ۔ ۵۰۰ روپے

۲۔ زیور ۸ تولے ۔ ۔ ۔ ۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامستہ:۔ نصرت بی بی اہلیہ بشیر احمد

گواہ شد:۔ مختار احمد ہاشمی کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ بشیر احمد خادم ربوہ

مسل نمبر ۱۹۳۷۹

میں مبیرن بیوہ عبد الغنی صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ساٹھ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۵-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر وصول شدہ ۔ ۔ ۔ ۳۲

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔

نشان انگوٹھا مبیرن بیوہ قریشی عبد الغنی صاحب

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دار الیمن ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الستار دہلوی ولد مہر دین دہلوی محلہ دار الیمن ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۹۳۸۰

میں روشن دین ولد چوہدری الٰہی بخش صاحب قوم راجپوت سوہل پیشہ بے کار عمر ۸۰ سال بیعت غالباً ۱۹۳۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۷-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ روشن دین ولد الٰہی بخش دار النصر شرقی ربوہ ۱۰-۸-۶۸

گواہ شد:۔ خوشی محمد پنسر موسیٰ دار النصر شرقی ربوہ ۱-۸-۶۸

گواہ شد:۔ گواہ شد:۔ محمود یوسف دار النصر شرقی ربوہ۔

تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں قائدین اضلاع کی قابل قدر مساعی

تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں مکرم قائد صاحب ضلع سرگودہا لائل پور اور بہاولپور نے قابل قدر کام کیا ہے۔ بقیہ قائدین اضلاع سے خصوصی طور پر درخواست ہے کہ اپنے ضلع کا جائزہ لیں اور جن مجالس کے بجٹ ابھی تک مرکز میں نہیں بھجوائے گئے جلد بھجوائیں۔

جن مجالس کے بجٹ ابھی تک مرکز میں نہیں پہنچے ان کی لسٹ قائدین اضلاع کو ارسال کر دی گئی ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بھائی عزیزم سردار منیر احمد اطہر صاحب ۱۳ اور ۱۴ (نبوت) (نومبر) ۱۳۴۷ہش کی درمیانی شب بوقت ۱۲:۵۰ بعمر ۲۵ سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ ۱۵ نبوت کو ربوہ لایا گیا۔ حضور کے ارشاد پر بعد نماز جمعہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ عزیزم مرحوم کو عام قبرستان میں قطعہ شہداء کے مشرقی جانب میجر منیر احمد صاحب شہید کے قریب سپرد خاک کیا گیا قبر تیار ہونے پر مکرم سردار حاجی مقبول احمد صاحب ذبیح نے دعا کرائی۔

عزیزم نے اپنے پیچھے والدہ تین بھائی اور دو بہنوں کے علاوہ نوجوان بیوہ چھوڑی ہے گذشتہ سال ہی مرحوم کی شادی ہوئی تھی۔ احباب جماعت سے عزیز کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے نیز پسماندگان کو صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سردار غلام احمد مصطفےٰ ماتووڑگی کماس بدرستہ للٹے وڈ ضلع لاہور

ہمدرد نسواں (جوہر اٹھرا) مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس (چھ تولہ) بیس ۲۰ روپے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

۱۲۲

صدر ایوب کی ماہانہ نشری تقریر

راولپنڈی ۲ر دسمبر۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ پاکستان کا موجودہ نظام عوام کی رضامندی اور حمایت پر استوار کیا ہے عوام اگر چاہیں تو انتخاب کے موقع پر آئین کے تحت اسے بدل سکتے ہیں۔ لیکن دنیا کی کوئی طاقت غیر جمہوری طریقوں سے حکومت کو نہیں بدل سکتی۔ صدر ایوب نے کل شام ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اپنی ماہانہ تقریر نشر کرتے ہوئے خبردار کیا کہ حکومت موجودہ نظام کے تحفظ کے لئے اپنے تمام وسائل استعمال کرے گی۔ صدر ایوب نے کہا کہ اس نظام نے ملک کو خوشحالی اور ترقی سے ہمکنار کیا ہے اور یہ بات ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی کہ جو کچھ ہم نے مسلسل محنت اور جانفشانی سے حاصل کیا ہے وہ شورش پسندی کی نذر ہو جائے ملک میں تقریر و تنقید کی پوری آزادی ہے اگلے سال ملک بھر میں انتخابات کا سلسلہ شروع ہو گا۔ اور حزب اختلاف کو گزشتہ انتخاب کی طرح اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کی پوری آزادی ہو گی۔ صدر نے کہا تاریخ آگے کی طرف بڑھتی ہے اسے تشدد اور لاقانونیت سے پیچھے کی طرف نہیں لے جایا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ عوام ملک کے استحکام کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور لاقانونیت پھیلانے والے عناصر کا پورے عزم سے مقابلہ کریں گے۔

صدر ایوب نے اپنی تقریر میں اس صورت حال کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔ جو آج کل مغربی پاکستان میں مظاہروں اور ہنگاموں کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں اپوزیشن کے طرز عمل پر شدید تنقید کی۔ اور کہا کہ ان کے پاس کسی مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے جو لوگ تبدیلی اور انقلاب کی بات کرتے ہیں ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ لوگوں کو یہ بتا سکیں کہ وہ اگر موجودہ مستحکم نظام کو تباہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کی جگہ کون سا سیاسی اور اقتصادی نظام جاری کریں گے۔ صدر نے کہا ذرا اپنے ارد گرد دیکھئے اور مختلف ممالک کے حالات پر نظر ڈالئے تو آپ دیکھیں گے کہ بہت سے ملکوں میں محض تبدیلی اور انقلاب کے نعروں کے ساتھ جو تبدیلیاں ہوئی ہیں ان کے نتیجے میں تباہی اور بربادی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا

شامی صدر نور الدین العطاسی کا خطاب

دمشق۔ ۲ر دسمبر۔ شام کے صدر ڈاکٹر نور الدین العطاسی نے عرب ممالک پر زور دیا ہے کہ متحد ہو کر مقبوضہ عرب علاقوں اور فلسطین کی آزادی کے لئے اسرائیل کے خلاف بھرپور جنگ شروع کر دیں۔ وہ دمشق میں عوام کے ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر نور الدین عطاسی نے جو ملک کے وزیر اعظم بھی ہیں۔ اسرائیل کو فینٹم جیٹ دینے کا فیصلہ کرنے پر امریکہ جان بوجھ کر اسرائیل کو مسلح کر رہا ہے۔ تاکہ وہ عرب ممالک کے خلاف جارحیت کے ارتکاب کے لئے پوری طرح تیار ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کی جنگی تیاریاں عرب ممالک کی سالمیت کے لئے زبردست خطرہ ہیں۔ اور عربوں کو یہودیوں کے متوقع حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ انہوں نے عرب ممالک کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے وسائل مجتمع کریں اور فروعی اختلافات ختم کر کے مشترکہ دشمن کے خلاف بھرپور جنگ شروع کر دیں۔ صرف اسی طریقہ سے مقبوضہ عرب علاقوں اور فلسطین کو آزاد کرایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اسرائیل کے خلاف شامی عوام کی جرأت کی تعریف کی۔ اور کہا کہ وقت آنے پر شام عربوں کے دفاع کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہ کرے گا۔

ماہ رمضان المبارک ۱۹۶۸

قرآن پاک کے ہدیوں میں ماہ رمضان المبارک کی خاص رعایت ۱۵ اکتوبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

معجون فلاسفہ

کمر اور جوڑوں کے درد، گردہ کی پتھری دانتوں کی مضبوطی اور کثرت پیشاب کو روکنے کا کامیاب نسخہ

قیمت فی تولہ ۲۵ پیسے

تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

تاریخ احمدیت جلد نہم

احباب جماعت اس خبر سے یقیناً مسرور و محظوظ ہوں گے کہ تاریخ احمدیت کی جلد نہم عنقریب طبع ہو کر احباب کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے اس نئی جلد کی ضخامت قریباً پونے سات سو صفحات ہے اور یہ ۱۳۱۹ھش (۱۹۴۰ء) سے ۱۳۲۲ھش (۱۹۴۳ء) تک کے نہایت روح پرور، انقلاب انگیز اور ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے اس حصہ میں دیگر بہت سے اہم اور ضروری اور ناقابل فراموش اور یادگار واقعات کے علاوہ مندرجہ ذیل واقعات پر خاص طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

- جماعت احمدیہ کی تقویم ہجری شمسی کا آغاز
- نواب بہادر یار جنگ کی قادیان میں آمد
- مجلس انصار اللہ، مجلس عالمگیر تحریک کا قیام۔ تفسیر کبیر کی اشاعت
- واقعہ ڈلہوزی، ترکی وفد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
- پیشگوئی مصلح موعود کا تاریخی پس منظر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر مصلح موعود کے مصداق ہونے کا عظیم الشان انکشاف۔ حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کا المناک وصال
- حضرت المصلح الموعود کی جاری فرمودہ تحریکات۔ دعویٰ مصلح موعود پر ہوشیارپور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں مصلح موعود کے پرشکوہ جلسے اور مجلس علم و عرفان وغیرہ۔

اس کتاب کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں اخبار ریاض ہند امرتسر کے اس پرچہ کے چھ صفحات کا عکس آ رہا ہے کہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا اشتہار شائع فرمایا۔ اور جس سے زندہ خدا کے ایک زندہ و تابندہ نشان کی دنیا بھر میں منادی کی گئی اسی طرح متعدد نادر و نایاب فوٹو بھی اس کتاب کی زینت ہیں۔

غرضیکہ "تاریخ احمدیت" کی یہ نئی جلد اپنی گزشتہ روایات کے مطابق علمی اعتبار سے نہایت بلند پایہ اور گرانقدر معلومات کا مرقع ہے جس سے سلسلہ کے لٹریچر میں شاندار اضافہ ہو رہا ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ کوئی احمدی گھرانہ اس علمی شاہکار سے خالی نہ رہے۔

ابو المنیر نور الحق
مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

عورتوں کی امراض کیلئے!

عورتوں کی جملہ امراض لیکوریا (سیلان الرحم) ماہواری کی بندش یا کثرت، رحم کی کمزوری سے اسقاط کا خطرہ اور بانجھ پن کے لئے علی الترتیب "لیکورین" "مینسلین ۱" "مینسلین ۲"، "فیملین" اور "سٹرلیٹی کیور" مجرب اور کامیاب دوائیں ہیں۔

کیور ہو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ ۵/۰۰

سرویشی

نوجوانوں کی صحت کا محافظ ۸/۰۰

شیر دل

نوجوانوں کی بے شمار بیماریوں کی دوا ۶/۰۰

شہزین

مرض اٹھرا کی معتدل پڑیاں ۶/۰۰

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

تریاق معدہ معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے مفید دوا قیمت فی شیشی ۲ روپیہ ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ گول کچہری بازار لائلپور

روزہ ہر قسم کی بدیوں سے روکنے کے لئے رکھا گیا ہے

اس سے بدی کے تمام منبعوں کا سد باب ہوتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ روزہ کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"حضرت خلیفہ اول رضؓ فرماتے تھے کہ جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے، جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں تو اس سے اسے عادت ہوتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اسکی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حرام و حلال تو واضح ہیں۔ مگر ان کے درمیان مشتبہات ہیں۔ جو مشتبہات کو چھوڑتا ہے وہ بچ جاتا ہے لیکن جو انہیں استعمال کرتا ہے وہ خطرہ میں ہوتا ہے کیونکہ شاہی رکھ کے قریب جانور وں کو اگر کوئی چرائے گا تو ممکن ہے جانور رکھ کے اندر بھی چلے جائیں۔ جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں۔ باقی آگے متفرعات ہے۔ وہ چار منبع یہ ہیں۔ اول کھانا، دوم پینا، سوم شہوت چوتھے حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چار باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کے لئے روزہ رکھا گیا ہے

مثلاً ایک شخص خیانت اس لئے کرتا ہے کہ محنت سے بچنا چاہتا ہے یعنی محنت کرکے کھانا نہیں چاہتا، اور دوسرے کا مال کھاتا ہے لیکن روزہ دار کو رات کے زیادہ حصہ میں اٹھ کر عبادت کرنی پڑتی ہے۔ سحری کے لئے اٹھنا ہے، سارا دن منہ بند رکھتا ہے۔ سونا کم ہے۔ ایک ماہ تک روزے دار کو یہ تکلیف اٹھانی پڑتی ہے جس سے اس کا جسم عادی ہو جاتا ہے اور اس سے غفلت کی عادت کو دھکا لگتا ہے پھر کھانے پینے سے اور شہوات سے بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کے لئے بھی روزہ رکھا گیا ہے۔ انسان کھانا پینا ترک کرتا ہے ضروریات زندگی اور تعیش کی زندگی کو چھوڑتا ہے۔ پس جن ضرورتوں کے باعث انسان گناہ میں پڑتا ہے انہیں عارضی طور پر روک دیا جاتا ہے اسطرح کھانے کی وجہ سے لوگ گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں، اچھے کھانے پینے کے لئے اور زیادہ کھانے کے لئے روپیہ نہیں ہوتا۔ اس لئے ناجائز مال پر تصرف جماتے ہیں۔ کئی لوگ ہر وقت کھاتے رہتے ہیں۔ یا انگریزی کا ملک سرد ہے اور وہ لوگ کام کرتے ہیں۔ اس لئے پانچ پانچ دفعہ کھاتے ہیں۔ بعض لوگ کھانے کے یہاں تک عادی ہوتے ہیں کہ کھانے کی چیزیں ان کے ڈیسک پر پڑی رہتی ہیں۔ کام کرتے جاتے ہیں، اور کھاتے جاتے ہیں۔ شہروں کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ پھیری والے پھرتے رہتے ہیں کوئی مٹھائی بیچتا ہے کوئی برف کوئی مونگ پھلی وغیرہ۔ جب کوئی پھیری والا آتا ہے فوراً بچوں کے بہانہ سے کچھ خرید لیتے ہیں خود بھی کھاتے ہیں اور ان کو بھی کھلاتے ہیں۔ اس طرح ان کو کھانے کی عادت پڑتی ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ ناجائز طریق سے حاصل کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ لیکن روزے میں کھانے پینے کی عادت چھوڑنی پڑتی ہے اور جب جائز خواہش کو دباتے ہیں تو غیر طبعی اور ناجائز خواہشیں مٹ جاتی ہیں"۔

(الفضل ۱۳ر جنوری ۱۹۶۵)

درخواست دُعا

خاکسار کا لڑکا کچھ عرصہ سے بیمار ہے اب پہلے کی نسبت کچھ آرام ہے کمزوری کافی ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد حسین پہریدار خزانہ۔ ربوہ)

گیمبیا مغربی افریقہ میں وقف عارضی

باتھرسٹ (گیمبیا) سے انچارج مبلغ جناب چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے ایک مقامی مخلص احمدی جناب محمد سوہیا صاحب کی وقف عارضی کی رپورٹ بھجوائی ہے جس کا خلاصہ احباب کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ مکرم محمد سوہیا صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

"گزشتہ دنوں میں خاکسار کو دو ہفتے وقف عارضی کے تحت گزارنے کا موقع ملا ان ایام کی مختصر کارگزاری کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔ اس زیر رپورٹ میں کئی احباب کی تعلیم و تربیت کا موقع ملا، روزانہ نصف گھنٹہ کے قریب دوستوں کو نماز کے ابتدائی اصول بتائے جاتے اور آیات قرآنیہ کی تشریح کرکے مطالب کو ذہن نشین کروایا جاتا رہا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر "امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ" تین صد کے قریب تقسیم کی گئی۔

وقف کے دوران مختلف قسم کے اور متنوع طبائع رکھنے والے لوگوں سے ملاقات ہوتی رہی اور ان تمام لوگوں کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ کسوف و خسوف والی پیشگوئی وضاحت سے بیان کی گئی۔ دعا فرماویں اللہ تعالےٰ اس کے نیک نتائج مرتب فرمائے۔ آمین"

احباب کرام! دور دراز علاقوں کے اپنے بھائیوں کی ان قربانیوں سے خوش ہوں گے کہ وہ اپنا وقت اور اپنا مال۔۔۔ امام وقت ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک پر نثار کر رہے ہیں۔ ہم سب کا بھی فرض ہے کہ تحریک وقف عارضی میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد رشد تعلیم۔ ربوہ)

تقریب شادی

عزیزم مکرم مرزا نثار احمد صاحب ابن محترم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور کی شادی خانہ آبادی ہمراہ عزیزہ ناصرہ باجوہ صاحبہ بنت محترم چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ مورخہ ۹ر نومبر (ہفتہ) ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ عمل میں آئی۔

رات شام ۸ بجے بسول لائن سرگودہا سے روانہ ہو کر سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا پہنچی تلاوت قرآن کے بعد جو محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی محترم مرزا صاحب نے دعا رخصتانہ کرائی اس سے اگلے روز ایک بجے دوپہر مورخہ ۱۰ر نومبر محترم مرزا صاحب کی کوٹھی پر دعوت ولیمہ کا انتظام وسیع پیمانہ پر کیا گیا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور باعث رحمت بنائے۔ آمین۔

(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا مرا ضلع سرگودہا)

ماہنامہ "انصار اللہ" کا منفرد اعزاز

ماہنامہ انصار اللہ وہ واحد تربیتی رسالہ ہے جسے وہ راست امام وقت کی سرپرستی و نگرانی حاصل ہے اور اس میں شائع ہونے والے مضامین بیش قیمت گنجینے ہیں۔ تمام عہدیداران مجلس اس کی توسیع اشاعت میں ہاتھ بٹا کر عنداللہ ماجور ہوں

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

زعماء صاحبان انصار اللہ سے ضروری گزارش۔ براہ مہربانی اپنی ماہانہ رپورٹ میں تحریر فرمایا کریں کہ ما گذشتہ میں احباب جو دوران سال انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہوئے۔ ان کی تعداد کیا ہے۔ (قائد تجنید انصار اللہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴